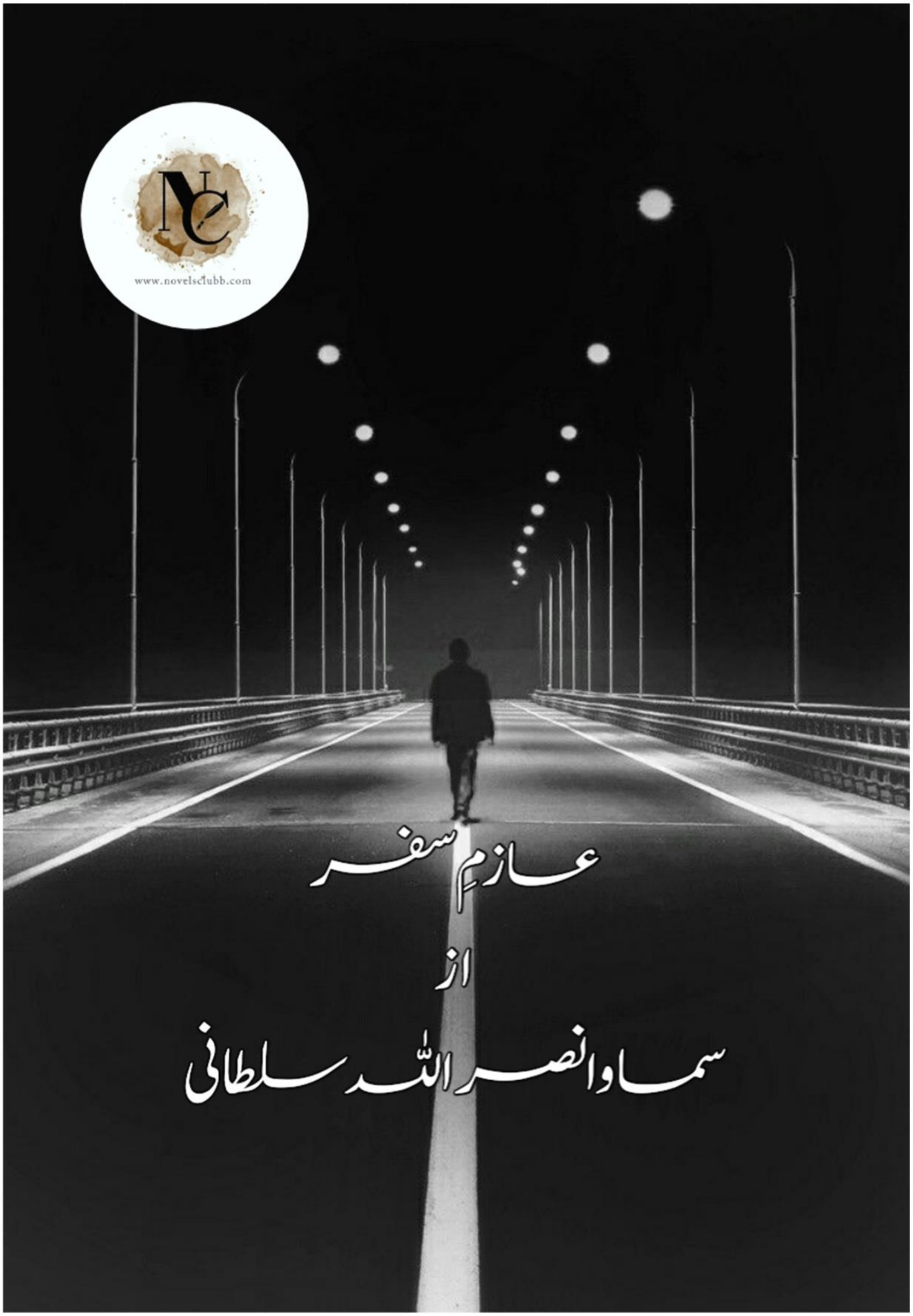
www.novelsclubb.com
عازم سفر
از
سماوانصر اللہ سلطانی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عازم سفر

از سماوا نصر اللہ سلطانی

"یاد"

ماں باپ کے لئے

میں آپ سے ملنے آتی ہوں

لیکن آپ مجھ سے کبھی نہیں ملتے

یہ جو سنگ مرمر سے جڑی

مٹی کا ٹیلا ہے

کیا یہ آپ ہیں؟

آپ مٹی تو نہیں ہیں

آپ سنگ مرمر بھی نہیں ہیں

www.novelsclubb.com

پھر کیوں میں آپ کی خوشبو

ان دونوں میں پاتی ہوں؟

آپ اس زمین کے نیچے کیوں ہیں

جس نے آپ کی ہڈیوں کو ڈھانپا ہے؟

کیا یہ کپڑے اب کوئی نہیں پہنتا؟

جو آپ کی الماری میں

اب بھی لٹک رہے ہیں

یا پھر یہ جوتے جواب بھی

آپ کے کمرے میں پڑے ہیں؟

اگر کہیں نہیں تو میرے خون میں؟

میں ہر جگہ آپ سے ملتی ہوں

www.novelsclubb.com

مگر آپ مجھے کہیں نہیں ملتے

میں اپنی ہتھیلی آپ کی مٹی سے

بھرتی ہوں تاکہ آپ کو

محسوس کر سکوں جو کہ اب نہیں رہے

میں ان کپڑوں کو سونگھتی ہوں

جو آپ نے آخری بار پہنے تھے

مگر اب وہ باسی ہو چکے ہیں

میں اپنے خون میں رینگتی ہوں

کہ شاید یہ مجھے آپ سے بھر دے

مگر اب تو یہ ٹھنڈا ہو چکا ہے

میں آپ کو کہاں تلاش کروں

میں تو خود کہیں کھو گئی ہوں

میں آپ کی واپسی کی منتظر ہوں

جیسے یوسف علیہ السلام تھے

اپنے باپ کی واپسی کے لئے

وہ تو خدا کے پسندیدہ بندے تھے

اور میں تو گنہگار ہوں

کیا میں اتنی گنہگار ہوں

کہ میرے ہاتھ خالی رہ گئے

www.novelsclubb.com

یقیناً اس رب کی رحمت

گنہگاروں پر بھی ہوتی ہے

اس لئے میں انتظار کر رہی ہوں

میں آپکے کپڑوں کی باسی خوشبو

کے تازہ ہونے کا انتظار کر رہی ہوں

میں انتظار کر رہی ہوں

کہ میرے ٹھنڈے وجود کو

آپ کی گرماہٹ ملے گی

میں آپ کے تعاقب میں

اپنا انتظار کر رہی ہوں

آپ مجھے کب ملیں گے ماما بابا

میری روح اب تھک چکی ہے

کیا آپ مجھے اپنے پاس نہیں بلا سکتے ؟

میں آپ کو ڈھونڈتے تھک گئی ہوں

www.novelsclubb.com

یہ ایک خوبصورت اور کشادہ کمرے کا منظر تھا۔جو کہ بڑی نفاست سے مغربی طرز میں ڈھالا گیا تھا۔کمرے کی سامنے کی دیوار پر بیڈ رکھا گیا تھا اور دیوار پر ایک شاندار پینٹنگ کی گئی تھی.اس دیوار کا رنگ salmon pink تھا۔جس پر کمال مہارت سے گہرے نیلے رنگ کا فلورل لیف ڈیزائن کیا گیا تھا۔بیڈ کے دائیں طرف ڈریسنگ ٹیبل تھا جس کے آگے وہ کھڑی تیار ہو رہی تھی۔بڑی بڑی مغرور آنکھیں،مڑی ہوئی گھنی پلکیں، تیکھی ناک،گلابی ہونٹ اور ہلکے بھورے خوبصورت بال۔وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑی آئینے میں خود کا جائزہ لے رہی تھی۔اس نے سفید ہائی نیک شرٹ کے ساتھ بلیک پیروں تک آتا زیر اڈزائینگ والا سکرٹ پہن رکھا تھا۔اور ایک لونگ ڈینم کوٹ لیا ہوا تھا۔پیروں میں سفید سنیکرز تھے۔بلاشبہ وہ بہت خوبصورت تھی۔اب وہ اپنے ہلکے بل دار بالوں کی ہائی پونی بنا رہی تھی۔اس نے گلے میں ایک چین پہن رکھی تھی جس میں ایک چھوٹی سی تتلی جھول رہی تھی۔آئینے میں خود کا جائزہ لیتے ہوئے

www.novelsclubb.com

اس کی نظر اس چھوٹے سے نیکلیس پر پڑی۔اس نے نیکلیس کو چھوا تھا اور کئی منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے۔اس کے چہرے پر ایک اداس اور ویران مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔وہ بہت پر سکون انداز میں تیار ہو رہی تھی کہ اچانک کسی نے آکر دھڑام سے دروازہ کھولا۔وہ چونک گئی پھر اسی لمحے سنبھل بھی گئی کونکہ یہ تو روز کا معمول تھا۔

"پھر سے لیٹ ہو گئی تم۔" وہ بولی۔

"جی۔میں آپ کو بتانے آئی تھی کہ میں ڈرائیور کے ساتھ جا رہی ہوں آپ پلیز ویٹ کر لیں۔پتا نہیں نانا جانی دوسری گاڑی کب ٹھیک کرائیں گے۔" اس کے سامنے کھڑی لڑکی نے عجلت میں کہا۔

"اوکے۔تم چلی جاؤ میرا ابھی ٹائم ہے" اس نے کہا۔

اور وہ لڑکی بھاگتی ہوئی ڈرائیور کو آوازیں لگاتی باہر نکل گئی۔وہ تیزی سے سیڑیاں پھلانگتی ہوئی نیچے گئی۔وہ لاؤنج میں پہنچی۔ تیز تیز قدم اٹھاتی وہ جا رہی کہ جاتے جاتے رکی اور سامنے لگے ایک قد آور آئینے میں خود کا جائزہ لیا۔وہ بھی اپنی بہن کی طرح خوبصورت تھی۔اس کے نقوش بھی بالکل اپنی بہن جیسے تھے۔وہی بڑی بڑی انکھیں اور تیکھے نقوش فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے چہرے پر بڑا سا ایک چشمہ تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے بھی بال پونی میں باندھ رکھے تھے۔اپنی بہن کی نسبت اس کے بال بالکل سیدھے اور سیاہ تھے۔اس نے بلیو جینز کے ساتھ اون کا مسٹرڈ ٹاپ پہن رکھا تھا اور گلے میں سرخ سٹولر مفلر کی طرح لپیٹ رکھا تھا۔پیروں میں لال کینوس شوز پہن رکھے تھے۔خود کو آئینے میں دیکھ کر اس کی آنکھوں میں ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی اور وہ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں کو چھوتی ہوئی اس کے گالوں میں گڑھا سا بنا گئی تھا۔

"مانو۔۔۔بیٹے ناشتہ تو کرتی جاؤ۔"۔ڈائننگ روم سے آواز دی گئی تھی۔

"نانو جانی یونی سے کچھ کھالوں گی۔ابھی لیٹ ہوگئی ہوں بہت۔۔۔"اس نے کہا اور دروازے کی طرف دوڑی۔ڈرائیور پہلے سے ہی گاڑی میں بیٹھا تھا جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی ڈرائیور نے گاڑی دوڑا دی۔

اگر اس کمرے میں واپس آئیں تو وہ تیار ہو چکی تھی۔وہ ڈریسنگ کے آگے سے اٹھی، اپنی گھڑی اٹھائی اور گھڑی پہنتی ہوئی وہ نیچے جانے لگی۔وہ سیڑیاں اتری اور لاؤنج میں آئی۔ لاؤنج کے آخر میں آکر وہ دائیں جانب مڑی۔وہ ڈائینگ روم تھا۔اندر ایک خاتون بیٹھی تھیں۔اس نے جاتے ہی سلام کیا اور اپنی نشست سنبھالی۔

"نانا جانی کہاں ہیں"؟ اس نے پوچھا۔

"وہ لان میں ہیں"۔انہوں نے ناشتہ شروع کرتے ہوئے اسے بتایا۔

"ناشتہ نہیں کریں گے وہ"؟ اس نے ٹاسٹ کھاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ پہلے اپنے پودوں کو تو ناشتہ کروالیں"۔ وہ دھیرے سے مسکرائی۔

لان میں آؤ تو ایک عمر رسیدہ شخص پودوں کو پانی دیتے دکھائی دے رہی تھی۔ مرید بابا جو کہ ان کے پندرہ سال پرانے ملازم تھے ان کی ہدایتوں پر سمجھنے کے سے انداز میں سر ہلارہا تھا۔ وہ اب لان سے نکل کر ڈائیننگ کمرے کی طرف چلے گئے۔

یہ اسلام آباد کی یونیورسٹی کا منظر تھا۔

نسٹ (نیشنل یونیورسٹی آف سائینسیز اینڈ ٹیکنالوجی)۔

اور نکلی باہر وہ کر کھول دروازہ کا اوراس رکی گاڑی ایک میں پارکینگ شروع بجے آٹھ پورے کہ جو ہوئی روانہ طرف کی کلاس ہوئی بھاگتی تقریباً آگے اٹھاتی قدم تیز تیز وہ رہاتھا۔ ہو بیس آٹھ اوراب وقت تھی چکی ہو پاس کے اس سے زن اسکیپ فارڈ کی رنگ کالے ایک کہ تھی رہی بڑھ گاڑی نظر ایک رکی یکدم وہ کہ تھی آئی میں تیزی اتنی گاڑی گزری۔ سے گاڑی کوئی اور رکی کر جا آگے قدرے گاڑی لگی۔ چلنے سے پھر اور ڈالی پر

www.novelsclubb.com

آسانی پر اس لڑکی بھی کوئی تھا۔ خوبرو اور وجیہا حد بے وہ نکلا۔ باہر سے
کالا پر چہرے نے اس نکلا۔ باہر سے گاڑی وہ تھی۔ سکتی ہار دل اپنا سے
نے تھی۔اس رہی نکھر مزید شخصیت کی اس سے جس تھا رکھا لگا چشمہ
سفید کے قسم شاندار میں پیروں تھی۔ رکھی پہن جیکٹ بلیک پر شرٹ بلیک
نے اس کہ جو تھے رکھے لگا پوڈز ائیر میں کانوں نے تھے۔اس جوگرز
کے اس تھے۔وہ دیئے پھینک میں کار اور تھے اتارے ہوئے کھینچتے تقریباً
سے اس تھا مرد کشش پر جتنا وہ تھی۔ گئی چلی آگے کر گزر سے پاس
سے گاڑی میں حد عجلت بے نے تھا۔اس کیا اگنور اسے نے اس زیادہ کہیں
بھاگا۔ مخالف سمت کی اس وہ ہوئے ڈالتے بیگ پر کندھے تھا۔ نکالا بیگ

"May I come in Sir"۔

کہا۔ زبان یک نے دونوں

www.novelsclubb.com

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اور دونوں کی آنکھوں میں ناپسندیدگی عیاں تھی۔

"عبدالہادی جنیداور حورالعین شمریز۔آپ دونوں آج پھر سے لیٹ ہیں۔آپ دونوں مسلسل تین دن سے لیٹ آرہے ہیں۔اور یقیناً آپ نے باقی دنوں کی طرح کوئی ایکسکیوز سوچاہی ہوگا۔"

پروفیسر نے خفگی سے کہا۔وہ دونوں خاموش رہے۔

"جایئے اپنی جگہ پر تشریف فرماں ہوں"۔پروفیسر نے طنزیہ کہااور وہ دونوں اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔

"آج پھر لیٹ؟"۔اس کے ساتھ بیٹھی اس کی دوست ردا نے پوچھا۔

"ہوں۔۔۔"۔حور نے بےزار لہجے میں کہا۔

"یار روز تمھیں اس ہادی کے ساتھ ہی لیٹ ہوناہوتاہے۔اس کو میں اتفاق سمجھوں یاکچھ اور"۔ردا نے اسے کہنی مارتے ہوئے پوچھا۔

"میری بدقسمتی"۔حور نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آج کادن پھر سے براگزرے گا"۔ہادی نے اپنے دوست کاشان کو کہا۔

"وہ کیوں؟"۔کاشان نے پوچھا۔

"کیونکہ آج پھر صبح صبح اس نقلی ہیری پاٹر کاسامناہوگیاہے"۔ہادی نے براسامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"یار اتنی اچھی تو ہے"۔کاشان نے کہا۔

"ہمم(ہادی نے سر جھٹکا)اچھی۔۔۔"۔ہادی نے پھر برا سا منہ بنا کر کہا۔

وہ دونوں اب توجہ سے پروفیسر کا لیکچر سن رہیں تھیں جبکہ ہادی اور کاشان باتوں میں مصروف تھے۔

یہ اسلام آباد کی تیسری بڑی کمپنی تھی۔جس کا نام ہاشمی گروپس تھا۔ کمپنی میں روزمرہ کا ہونے والا شور و غل اور چہل پہل تھی۔ کمپنی کے اندر دائیں طرف ایک ریسپشن تھا۔

رابعہ جو کہ اسیسٹینٹ تھی ریسپشن پر کھڑی لڑکی کو ہدایت دے رہی تھی۔

"عائشہ آج تمھارا پہلا دن ہے۔اس لئے کوئی غلطی نا ہو"۔

"میں کوشش کروں گی"۔عائشہ نے کہا۔

کوشش۔۔۔یہاں کوشش کا کوئی رواج نہیں ہے۔ تمھیں اپنے پہلے دن ہی ثابت کرنا پڑے گا کہ تم کیا ہو"۔رابعہ نے خبردار کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟"۔عائشہ گھبرا گئی۔

"اس کمپنی کا جو باس ہے ناوہ غلطیاں معاف نہیں کرتا"۔رابعہ نے کہا۔

"کیا بہت سٹریکٹ ہیں"؟اس نے پوچھا۔

"صرف کام کے معاملے میں۔اگران کو کام ان کے مطابق مل رہا ہے جس سے وہ مکمل طور پرsatisfiedہیں تو پھر ان جیسا مہربان کوئی نہیں اور اگر کام ان کے مطابق نہیں ہے تو ان سے زیادہ کھڑوس کوئی نہیں۔اور انہیں امپریس کرنا بہت مشکل ہے"۔رابعہ نے بتایا۔

وہ الارم کی کرخت آواز سے اٹھا تھا۔اس نے بستر پر لیٹے لیٹے الارم کلاک ڈھونڈنے کے لیے ہاتھ ادھر ادھر مارا تھا۔جب اس کا ہاتھ الارم کلاک کو بجا تو الارم کی آواز بند ہو گئی تھی اور کمرے میں ایک سکون سی خاموشی چھا گئی تھی۔اس کا الارم کلاک تلاشتا ہاتھ ساکت ہو گیا تھا۔کچھ دیر بعد اس کا ہاتھ ہلا اور کمبل تک گیا جو وہ منہ تک اوڑھے لیٹا تھا۔اس نے ہاتھ سے کمبل کھینچا تھا۔اس کا چہرہ عیاں ہوا تھا۔کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔وہ اٹھا اور سب

www.novelsclubb.com

سے پہلے اپنا بستر درست کیا۔ بستر ٹھیک کرنے کے بعد وہ واشروم کی جانب بڑھا۔ چند منٹوں بعد وہ باہر تھا۔ بال ماتھے پر چپکے ہوئے تھے۔ وہ واشروم سے آیا اور دائیں جانب بنے دروازے کو کھولا۔ وہ اندر گیا۔ اس نے اپنی وارڈراب کھولی۔ اس یں ڈھیروں کپڑے بڑی نفاست سے لٹکے تھے۔ ان سب پر اس نے ہاتھ پھیرا اور ایک پر ہاتھ روک لیا اور اسے باہر نکالا۔ پھر اس نے وارڈراب کے نیچے والا دراز کھولا تو اس میں بے شمار ٹائی سیٹ پڑے تھے۔ ان میں سے ایک ٹائی اس نے نکالی۔ وقت مزید سرکا اور وہ مکمل تیار ہوا ڈریسنگ کے آگے کھڑا پرفیوم کا خود پر چھڑکاؤ کر رہا تھا۔ چند لمحے مزید سرکے اور وہ اب سیڑیاں اترتا دکھائی دیا۔ وہ چلتا ہوا لاؤنج سے لابی تک آیا۔ اور لابی سے چلتا ہوا باہر پورچ میں گیا جہاں ایک سفید رنگ کی گاڑی کھڑی تھی اور اس کے آگے ڈرائیور کھڑا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ ڈرائیور نے جیسے ہی اس کو دیکھا تو فوراً گاڑی کا دروازہ کھولا۔ وہ گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی چلادی گئی۔

www.novelsclubb.com

\-------------------

ہاشمی گروپ کمپنی کے آگے ایک گاڑی رکی تھی۔اس گاڑی کا دروازہ کھول کر ڈرائیور نکلا تھااور بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا تھااور گاڑی کا دروازہ کھولا۔دروازہ کھلا تھااور ایک چمکتا دھمکتا جوتا پہنا پیر باہر نکلا تھا۔وہ اب گاڑی کے باہر کھڑا تھا۔اس نے گرے کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔چہرے پر بے حد سنجیدگی اور ایک عدد کالا چشمہ تھا۔اس نے چشمہ اتارا تھا۔اس کی امبر آنکھیں عیاں ہوئی تھیں۔اس کی بے حد چمکدار آنکھیں صبح کی روشنی سے مزید چمک اٹھی تھی۔وہ آنکھیں بہت گہری تھیں۔اس نے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھائے۔

"السلام علیکم محراب سر"۔رابعہ نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔اس نے سر کی ہلکی سی جنبش سے سلام کا جواب دیا تھا۔

"سر یہ عائشہ ہے۔نیو ر سیپشنسٹ"۔رابعہ نے تعارف کرایا۔

"السلام علیکم"۔عائشہ نے سلام لیا۔اس نے سر کو جنبش دی۔وہ بہت کم بولتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سر آپکی میٹینگ ہے آج۔سب ویٹ کر رہے ہیں"۔رابعہ نے اسے اطلاع دی۔وہ بغیر کوئی جواب دیئے آگے بڑھ گیا۔وہ میٹینگ روم کے آگے رکا۔رابعہ نے دروازہ کھولا اور وہ اندر داخل ہوا۔اندر دو نشستوں کے علاوہ ہر نشست پر لوگ بیٹھے تھے۔رابعہ سر براہی کرسی کے دائیں جانب بیٹھ گئی۔وہ سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ہر کوئی اس کے بولنے کا منتظر

تھا۔اس نے بولنا شروع۔growthbusiness(کاروبار کی ترقی)،انجن کی تلاش اور آبادی کی migration(منتقلی) یہ سبھی ڈیٹا scientific experiences(سائینسی تجربات) پر depend(depend کرتے ہیں۔

ہاشمی گروپ نے artificial intelligence کا جدید ترین نظام adopt کیا ہے۔یہ نہ صرف اس privacy کا تحفظ کر سکتا ہے جس کے بارے میں customers سب سے زیادہ پریشان ہیں،بلکہ statistics کے scientism (سائینسی پن) کو بھی یقینی بنا سکتے ہیں۔تاکہ معاشرہ بہتر ہو سکے۔ہاشمی گروپ کی ڈیٹا سروس ایک ایسی سروس دے گی جو آپ کے ڈیٹا کی ہر تفصیل کا تجزیہ کرتی ہے"۔اس کی شانت اور رعب دار آواز پورے کمرے میں گنج رہی تھی۔ہر کوئی اس کی بات سن رہا تھا یا پھر اس کی آواز کے زیر اثر تھا۔

اس کے خاموش ہونے پر رابعہ اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"تھینک یو فار یور ٹائم"۔

محراب کمرے سے نکلا۔رابعہ اس کے پیچھے تھی۔

"سر انٹرویوز لینے تھے آج آپ نے"۔اس نے اس بار پھر کوئی جواب نا دیا اور ایک کمرے میں چلا گیا جہاں باہر لوگوں کی ایک لمبی قطار تھی۔ہر کوئی اسے ستائیش کی نگاہ سے دیکھ رہا

تھا۔ وہ اندر داخل ہوا۔اندر سامنے چار کینڈیڈیٹس بیٹھے تھے اور ان کے سامنے دو نشستوں پر دو مرد تھے اور درمیان والی نشست خالی تھی۔وہ اس نشست پر بیٹھ گیا۔

اس کے آگے ایک ٹیبل تھی جس پر ٹائمر رکھا گیا تھا۔اس نے بیٹھتے ہی کہا۔

"I have a question for you"۔اس کا چہرہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"اگر آپ مستقبل میں hg جوائن کرتے ہیں تو آپ کس قسم کا کردار ادا کریں گے"؟اس نے سامنے بیٹھے ایک لڑکے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

"سوروس نے ایک بار کہا تھا کہ ۔۔۔فائینینس کی دنیا۔۔۔ہمہ گیر اور متضاد ہے۔اگر ہم۔۔۔۔فائینینشل مارکیٹ کو میتھ کے فارمولے کا حصہ سمجھتے ہیں۔۔۔۔تو یہ کام نہیں کرے گا۔مارکیٹ کی...."۔وہ لڑکا بہت کنفیوز تھا اس لیے بولتے بولتے رک جاتا۔ کچھ محراب کے تاثرات ایسے تھے کہ وہ مزید کنفیوز ہو گیا اور پھر الارم بجا۔وہ لڑکا خاموش ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ٹائیم از اپ۔اینڈ آئی ڈانٹ وانٹ تھا ہوم ورک۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"سر میں۔۔۔"۔اس نے پھر بولنا چاہا مگر محراب نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔وہ خاموش ہوا اور بیٹھ گیا۔اس کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی تھی۔وہ کھڑی ہوئی۔اب اس نے

بولنا شروع کیا۔الارم بجا وہ چپ ہوئی اور بیٹھ گئی۔ایک اور لڑکی کھڑی ہوئی۔اس نے بولنا شروع کیا الارم بجا مگر وہ بیٹھی نہیں۔

"سر پلیز مجھے ایک موقع دیں۔مجھے امید ہے کہ آپ کو میرے جیسے ایمپلائے کی ہی ضرورت ہو گی"۔

"میرا وقت بہت قیمتی ہے مس۔اور میں یہ کسی کو ویسٹ نہیں کرنے دے سکتا۔اور آپ کا بھی ہو گا آئی ہوپ۔اگر آپ میں گٹس ہوئے تو آپ کو کسی بڑے کمپنی کی ضرورت نہیں پڑے گی بلکہ کمپنی کو آپ کی ضرورت ہو گی So don't show your skills to the world but prove them. This advice is for others as well. Thanks"۔محراب نے کہا۔اس کے بعد لوگ آتے گئے اور انٹرویو دیتے گئے اور ریجیکٹ ہوتے گئے۔

www.novelsclubb.com

....

یہ ایک ریسٹورانٹ کا منظر تھا۔ذولنورین دیوار پر بڑی مہارت سے سٹروکس لگا رہی تھی۔ اسے ایک ہفتہ ہو گیا تھا اس پینٹنگ کو بناتے۔یہ وال پینٹنگ تھی۔ لوگ خوش گپیوں میں

مصروف تھے۔ وہ ہر کسی سے بے نیاز اپنا کام کر رہی تھی کہ ایک آواز نے اس کے کام میں خلل ڈالی۔

"بابا میں بھی ایک دن پینٹر بنوں گا"۔ یہ ایک بچے کی آواز تھی جو اپنے باپ کی انگلی پکڑے ذوالنورین کی پینٹنگ کو حیرت سے دیکھ رہا تھا جو تقریباً مکمل ہو چکی تھی۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس دیوار میں کوئی منظر چلنے لگا۔

یہ ایک بہت ہی پیارا کمرہ تھا۔ سات سالہ ذوالنورین اپنے سٹڈی ٹیبل پر بیٹھی ایک سکیچ بک پر سکیچینگ کر رہی تھی۔ وہ اندر داخل ہوئے۔

"کیا کر رہی ہے میری پیاری بیٹی؟"۔ انھوں نے بڑی اپنائیت اور محبت سے ذوالنورین کے پاس آتے کہا۔

"بابا میں ڈرائینگ کر رہی ہوں"۔ ذولنورین نے ہنوز ہاتھ چلاتے کہا۔

"کیا ڈرا کر رہی ہو؟"۔ انھوں نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ایک سینری بنا رہی ہوں"۔ ذولنورین نے کہا۔

"او اچھا جی"۔ انھوں نے پیار بھری نظروں سے اپنی بیٹی کو دیکھا۔

"دیکھیں کیسی بنی ہے"۔ اس نے کاپی اپنے بابا کی طرف کر کے پوچھا۔

"واؤ۔۔۔یہ تو بہت ہی پیاری ہے"۔انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

ذولنورین اپنے بابا کی تعریف پر بہت خوش ہوئی۔

"بابا آپ دیکھیے گا میں ایک دن بہت اچھی پینٹر بنوں گی"۔اس نے معصوم سی خواہش کا اظہار کیا۔

"ہاں بھئی کیوں نہیں۔۔۔"۔انہوں نے کہا۔

"اچھا چلو آجاؤ کھانا کھاتے ہیں۔اپنی ماما کو بھی دیکھانا وہ بہت خوش ہوں گی"۔ذولنورین ان کے دائیں طرف تھی اور ان کے ساتھ باہر جانے لگی۔

منظر جھٹک چکا تھا۔وہ اپنی یادوں سے واپس آگئی تھی۔اس نے اپنے دائیں طرف دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔اس کے ساتھ چلنے والا اب کوئی نہیں تھا۔اسے اب ساری زندگی اکیلے گزارنی تھی۔اور یہ سوچ کر ہی اس کا دل بھر آتا تھا۔اب بھی اس کی آنکھوں میں پانی اترا تھا جو اس نے اگلے ہی لمحے روک لیا تھا۔وہ کافی ڈسٹرب نظر آنے لگی تھی۔اب اس کا کام کرنے کو بھی دل نہیں کر رہا تھا۔دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔مگر پھر بھی وہ کام کرتی رہی تھی۔

\-

www.novelsclubb.com

یہ یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا کا منظر تھا۔ حور اور ردا بھی میز پر بیٹھی باتوں میں مصروف تھیں۔

"یار تمھاری ریسپی کا کیا بنا جو تم نے بنانی تھی؟"۔ ردا نے پوچھا۔

"کیا بننا تھا؟ نہیں بنی"۔ حور نے کہا۔

"کوئی نہیں ہر شیف ایسے ہی اکسپرٹ بنتا ہے۔ تم بھی بن جاؤ گی ایک دن"۔ ردا نے کہا۔

اب وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرنیں لگیں۔

لیکچر سر افسار کا تھا۔ انھوں نے سب کو ٹیسٹ کے نمبر جو انھوں نے پہلے لیا تھا بتا دیئے تھے۔ انھیں کچھ کام تھا تو انھوں نے آج کی کلاس نہیں لی تھی۔ حور ہمیشہ کی طرح ٹاپ پر آئی تھی اور ہادی سیکنڈ نمبر پر۔ اگر ان دونوں سے ذرا دور جائیں تو ہادی اور کاشان کینٹین پر کھڑے کافی لے رہے تھے۔ کاشان نے کافی کے دونوں کپ پکڑ کر ادائیگی کی۔ وہ ہادی کی طرف مڑا تو وہ کسی کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ کاشان نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو اسے سامنے حور اور ردا ہنستی ہوئی نظر آئیں۔ کاشان نے ہادی کو کونی ماری۔ ہادی متوجہ

www.novelsclubb.com

ہوا۔کاشان نے اسے کافی کا کپ تھمایا۔ہادی نے کافی کا کپ تھاما اور کاشان کو وہیں روک کر خود حور اور ردا کی طرف بڑھا۔

ہادی اب ان دونوں کے سر پر کھڑا تھا۔اس نے ایک کرسی ان کی طرف کھینچی اور بیٹھ گیا۔

"ہیلووووو"۔ہادی نے چہکتے ہوئے ردا کو دیکھ کر کہا۔حور نے اس پر ایک نظر ڈالی اور پھر منہ پھیر لیا جس کا مطلب تھا کہ وہ سامنے والے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی۔

"ہائے"۔ردا نے خوشگواریت سے کہا۔

"کیسی ہو؟"۔ہادی نے پوچھا ردا سے تھا مگر گھور حور کو رہا تھا۔

"پرفیکٹ! تم بتاؤ"۔ردا نے کہا۔

"کچھ دیر پہلے تک تو میں بھی پرفیکٹ تھا"۔ہادی نے مسلسل حور کو گھورتے کہا جو کہ اسے پوری طرح سے اگنور کر رہی تھی۔

"کیوں اب کیا ہوا؟"۔ردا نے آگے ہو کر پوچھا۔

"کیا بتاؤں یار۔۔۔کچھ لوگ خود کو زیادہ ہی پرفیکٹ سمجھتے ہیں مگر وہ ہیں نہیں"۔ہادی نے بھی آگے ہو کر ردا کی طرف دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔

"کیا مطلب؟"۔ردا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"مطلب کہ وہ لوگ اپنی دو نمبر ذہانت سے لوگوں کو متاثر کرتے پھرتے ہیں لیکن پھر بھی وہ ڈیشنگ اور ٹیلنٹڈ لوگوں کے برابر نہیں آ سکتے"۔ہادی نے جتاتے ہوئے کہا۔

"اور وہ دو نمبر ڈیشنگ اور ٹیلنٹڈ لوگ جل کر راکھ ہوتے ہیں"۔ حور نے اس کو بغیر دیکھے کہا تھا۔

ہادی کا بس نہیں چلا کہ وہ اس لڑکی کا گلہ دبا دے۔وہ اٹھ کھڑا ہوا اور جہاں کاشان کھڑا تھا اس طرف چلا گیا۔

"ہنہ۔۔۔اڈیٹ !!!"۔ حور نے اسے لقب سے نوازہ۔

"یار چند دن رہ گئے ہیں یونی کے پھر ہم سب نے الگ ہو جانا ہے پتہ نہیں کہاں ہوں گے اچھا نہیں کہ میمریز بنا کر جائیں۔۔۔"۔ردا نے کہا۔

"میمریز ہی تو بن رہی ہیں"۔ حور نے تلخی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

آج کا دن بھی مصروف تھا۔ذوالنورین بھی تقریباً کام کر چکی تھی۔اب وہ گھر جانے کا سوچ رہی تھی کہ اس کا موبائل بجا۔اس نے موبائل دیکھا تو مومنہ کی کال تھی۔ مومنہ اس کی

بیسٹ فرینڈ تھی۔وہ اکثر فون کیا کرتی تھی بلکہ ملنے بھی آجایا کرتی تھی مگر آج ذوالنورین جانتی تھی کہ اس نے کال کیوں کی ہے۔آج ذوالنورین کی سالگرہ تھی۔بارہ سالوں تک تو اس کی سالگرہ بہت اچھے سے منائی جاتی تھی مگر بارہ سال کے بعد کچھ ایسا ہوا تھا کہ تیرویں سال سے اس کی سالگرہ کبھی بھی منائی نہیں گئی بلکہ کوئی اس کو وش بھی نہیں کرتا تھا۔

"السلام علیکم!"۔ذوالنورین نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام!کیسی ہو جیا"۔دوسری طرف سے کہا گیا۔رسمی علیک سلیک کے بعد مومنہ نے اسے وش کیا تھا اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد فون بند کر دیا گیا تھا۔اب وہ گھر جانے کے لئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھی تھی۔وہ جب گھر پہنچی تو اپنے کمرے میں چلی گئی۔وہ بیڈ پر بے وجہ بیٹھی غیر مرئی نقطے کو گھورنے لگی۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس جہان سے کسی اور ہی جہان میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

گیارہ سالہ ذوالنورین بڑی پر جوشی سے اپنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔وہ بے حد خوش تھی۔آج اس کی برتھ ڈے تھی۔رات کو اسے ماما اور بابا نے سرپرائز پارٹی دی تھی۔ماما نے اسے ایک بہت ہی خوبصورت نیکلس دیا تھا۔اس نیکلیس میں ایک چھوٹی سی تتلی بنی تھی۔ ذولنورین کو اپنی ماں کا یہ گفٹ بہت پسند آیا تھا۔اس کے بابا نے اسے پینٹنگ کا سارا سامان لا

کر دیا تھا۔حور کو بھی گفٹس ملے تھے چونکہ حور چھوٹی تھی تو اس کے لئے بھی گفٹ لے لئے تھے۔اب وہ سب ذوالنورین کے کمرے میں بیٹھے کہیں جانے کا پلین بنا رہے تھے۔

"جیا بتائے گی کہاں چلنا ہے"۔بابا نے پوچھا۔ماما مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھیں۔

"اممم۔۔۔سکردو"۔ذوالنورین نے سوچنے کے بعد جواب دیا تھا۔ماما اور بابا دونوں نے ہامی بھری تھی۔

"میں وہاں پینٹنگ بھی کروں گی۔۔۔بہت مزہ آئے گا"۔ذولنورین نے کہا۔اس کے چہرے پر ایک خوشگوار اور جاندار مسکراہٹ تھی۔

مگر حال کی ذوالنورین کے چہرے پر تکلیف تھی اور آنکھوں میں آنسو تھے۔زندگی کتنی جلدی گزر رہی تھی۔کچھ دن پہلے تو وہ ہنسی خوشی اپنے ماں باپ کے ساتھ رہ رہی تھی اور ان کچھ دنوں میں زندگی کے دس سال گزر چکے تھے۔ایک اور تلخ یاد نے اسے اپنے حسار میں لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

گھر میں بہت زیادہ مہمان تھے۔اور ابھی ایک دو کر کہ مہمان آرہے تھے۔حور اور ذوالنورین اپنے مما بابا کے کمرے میں بیٹھی باہر لگے رش کو دیکھ رہیں تھیں جس میں ان کے ماں باپ نہیں تھے۔حور کی حالت بہت خراب تھی۔اس کی آنکھیں متورم اور شب خوابی کا شکار تھیں اور گورے سپید چہرے پر ناک خون کی مانند لال ہوا تھا۔وہ بار بار گیلی

سانس کھینچ رہی تھی۔ذوالنورین کا بھی یہی حال تھا۔دونوں کی آنکھیں بہت زیادہ رونے کے باعث سوج چکے تھے۔ذوالنورین نے دروازہ کھول اور اباہر لاؤنج میں آئی۔وہاں بیٹھی تین عورتیں دھاڑے مارتی ہوئی رورہی تھیں۔ان کے قریب دوچارپائیاں پڑی تھی اوران پر کوئی لیٹا تھا۔ان دونوں پر سفید چادر ڈال رکھی تھی۔وہ دونوں عورتیں حوراور ذوالنورین کی پھوپھو تھیں۔ذوالنورین سے یہ منظر برداشت نہیں ہوا تھااور وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں گئی اور زمین پر بیٹھکر پھوٹ پھوٹ کررونے لگی۔وہ بیڈ سے لگی چہرہ گھٹنوں میں چھپائے رورہی تھی۔اسے احساس ہی ناہوا کہ کوئی اسے کتنی دیر سے دیکھ رہا ہے۔اس نے جب اپنا چہرہ اٹھایا تووہ آنسوؤں سے بھیگا تھا۔اس کی نظر باہر آئی تہ اسے وہ کھڑا نظر آیا۔

اس نے بے اختیار اپنے ارد گرد نظر دوڑائی وہ اپنے کمرے میں تھی اور اس کے گال پر کچھ پھسل کر نیچھے گررہا تھا۔وہ آنسو تھے۔وہ رورہی تھی۔وہ اٹھی اور کمرے سے باہر نکلی اور سیدھا نانو کے کمرے میں چلی گئی۔زبیدہ خاتون قرآن پڑھ رہیں تھیں۔ذوالنورین ان کے پاس گئی اور ان کی گود میں سر رکھ لیا۔کچھ دیر بعد زبیدہ خاتون کو احساس ہوا کہ وہ ہلکی ہلکی سسکیوں سے رورہی ہے۔انھوں نے بے اختیار اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔وہ قرآن پڑھ چکی تھ سو بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے میری شہزادی"۔انھوں نے نہایت پیار سے پوچھا۔

"نانو میں کتنی بد قسمت ہوں نا"۔اس نے سسکیوں میں کہا۔

"نہیں میری جان۔ایسے کیوں کہ رہی ہو؟"۔ان کے دل کو کچھ ہوا۔

"نانو پھر میرے پاس مما بابا کیوں نہیں ہیں"۔اس نے سر اٹھا کر کسی بچے کی طرح ان سے سوال کیا تھا یا پھر شکوہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا۔اس کا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔

"میری بچی یہ اللہ کے فیصلے ہیں۔اس کی کائنات ہے۔اس کے بندے ہیں۔وہ جس کو چاہے جب چاہے اپنے پاس بلا لیتا ہے۔اسکی مرضی کے آگے انسان کچھ نہیں کر سکتا"۔نانو نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بہت ہی پیار سے کہا۔

"میں کیا کروں نانو۔مجھے وہ بہت یاد آتے ہیں۔میرا دل کرتا ہے کہ وہ میرے پاس ہوں۔ اور جب وہ نہیں ہوتے تو پھر میں شکوہ کرتی ہوں اور بابا نے کہا تھا کہ اللہ سے شکوے نہیں کرتے۔اب آپ بتائیں میں کیا کروں پھر"۔اس نے روتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"صبر کرو میری جان"۔نانو نے اسکا سر تھپکتے ہوئے کہا۔

"صبر سے کیا ہو گا۔وہ واپس تو نہیں آیئں گے نا۔کیا فائدہ صبر کرنے کا"۔اس نے پھر شکوہ کیا۔

"جب صبر کرو اس دن کے آنے کا جب سب بچھڑے ملیں گے"۔ نانو نے کہا۔ ان کی آنکھوں سے بھی پانی جھلک رہا تھا۔

"کونسا دن؟"۔ اس نے کسی کیفیت کے زیرِ اثر سوال کیا۔

"حشر کا دن"۔ نانو نے کہا۔

"تمھیں یاد ہے نہ تمھارے بابا نے تمھیں صبر کی ایک دعا یاد کروائی تھی۔ جب بھی وہ شدت سے یاد آئیں وہ دعا پڑھا کرو"۔ نانو نے کہا تھا۔

وہ زیرِ لب وہ دعا دہرانے لگی۔ اس کے ہونٹ ہل رہے تھے اور آنکھوں میں آنسو تھے۔ زبیدہ خاتون کی آنکھیں بھی نم تھیں اور کچھ یہی حال باہر کھڑی حور العین کا بھی تھا۔ وہ یونیورسٹی سے گھر آ کر سیدھا نانو کے کمرے میں گئی تھی مگر ان کی آوازیں سن کر اس کے قدم دروازے میں ہی رک گئے تھے۔ اب اس کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ ایک محل نما گھر تھا۔ گیٹ کے باہر ایک گاڑی کھڑی تھی اور ہارن بجا تھا۔ چاکیدار بھاگتا ہوا آیا اور دروازہ کھول دیا۔ آنے والے کو اس نے سلام کیا تھا کیونکہ وہ اکثر یہاں آتا تھا۔ اس گھر کا فرد تو نہ تھا مگر ایک شخص ایسا تھا جس سے وہ ملنے آتا تھا اور مل کر چلا جاتا تھا۔ وہ گاڑی سے نکلا اور گھر کے اندر داخل ہو گیا۔ وہ اندر آیا تو ایک ملازمہ نے اسے دیکھ کر سلام کیا۔ اس نے جواب دیا۔

"چھوٹے بابا میں بڑے صاحب کو بتا کر آتی ہوں"۔ ملازمہ نے کہا اور پلٹی۔

"نہیں تم صرف فصیحہ بیگم کو بتا دو"۔ اس نے کہا

"جی بہتر"۔ وہ چلی گئی۔ کچھ دیر بعد ایک عورت آئی جو کہ دیکھنے میں خاصی خوبصورت ظاہر ہوتی تھی۔

"ارے میرا بیٹا"۔ وہ اسے دیکھ کر بے اختیار آگے بڑھی۔

"کیسی ہیں ممی"۔ اس نے گلے ملتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو سکتی ہوں تمھارے بغیر"۔ انھوں نے سوال کے جواب میں سوال کیا۔

"جیسی بھی تھیں مگر اب مجھے امید ہے کہ آپ کافی اچھی ہو گئی ہیں"۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے تمھیں دیکھ کر تو میں جی اٹھتی ہوں مائی سن"۔انھوں نے بڑی محبت سے کہا۔

"آجاؤ کمرے میں"۔اب وہ دونوں کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ تین گھنٹے گزر گئے پتہ ہی نہیں چلا۔اور پھر وہ جانے کے لئے کھڑا ہوا اور ان سے مل کر کمرے سے نکل گیا۔

آج دن کافی اچھا تھا۔سردی تھی مگر سورج بھی نکلا ہوا تھا۔موسم کافی خوشگوار تھا۔آشیانہ محبت میں بھی حور اور جیا اپنی اپنی منزل پر نکلنے کے لئے تیار ہو رہی تھیں۔اور کچھ یہی حال ہاشمی ولا کا بھی تھا وہاں پر بھی ہادی، محراب اور جنید تیار ہو کر ناشتے کے لئے نیچے آئے تھے اور ناشتہ کرتے ہی اپنی منزل پر روانہ ہو گئے تھے۔آج کا دن بھی باقی دنوں کی طرح مصروف ہی تھا۔ذوالنورین کی وال پینٹنگ تقریباً مکمل ہونے والی تھی۔حور بھی یونیورسٹی

میں کافی مصروف تھی کیونکہ آخری سمیسٹر چل رہا تھا۔یونیورسٹی سے آف ہو چکا تھا۔اپنے اپنے کام بنٹا کر سب اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے تھے۔

----

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com